

از عدالتِ اعظمیٰ

ریاست کیرالہ وغیرہ

بنام

دی کوچن کول کمیٹی لمیٹڈ۔

(ایس کے داس، ایم ہدایت اللہ، کے سی داس گپتا جے سی شاہ اور این راجگو پالا آیا نگر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ وضاحت سیلز۔ فروخت اور اسٹیم شپ کو کوئلے کی فراہمی۔ ہندوستان کی برآمدی کے دوران۔ آئین، آرٹیکل 286۔ ریاستہائے متحدہ ٹراوانکور اور کوچین جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1125، سیکشن 6-5 فروری 1954 کا نوٹیفیکیشن۔

مدعا علیہ نے ریاست مدراس کے کینڈل جزیرے پر 'بنکر کوئلہ' ذخیرہ کیا۔ انہوں نے ریاست ٹراوانکور۔ کوچن میں کوچین کی بندرگاہ پر کال کرنے والے اسٹیمرز کو کوئلہ فروخت کیا اور وہاں پہنچا دیا۔ مدعا علیہ کو سال 1951-52 اور 1952-53 کے لیے اس طرح کی فروخت پر سیلز ٹیکس کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ ان سیلز پر کوئی سیلز ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ وہ یا تو سیلز (برآمد کے دوران یا بین ریاستی تجارت کے دوران) Sb.Clause (1)(b) کے تحت سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ یاد دفعہ (2) آئین کے آرٹیکل 286 کے تحت اور اس کے متبادل کے طور پر کہ انہیں اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے 5 فروری 1954 کو جاری کردہ ایک نوٹیفیکیشن کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا، جس کے تحت آرٹیکل 286 (1) (a) کی وضاحت کے تحت آنے والی فروخت کو 4-1-1951 سے 31-3-1953 کی مدت کے دوران ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

یہ مانا گیا کہ فروخت کو سرکاری نوٹیفیکیشن کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ کوئلہ اصل صارف یعنی ٹراوانکور۔ کوچن میں بھاپ کے جہازوں کو پہنچایا گیا تھا اور وہ اسے ریاست کے اندر اپنی پسند سے باہر، اس کی دلچسپی اور ضرورت کے لحاظ سے جہاں چاہیں استعمال کرنے کے لیے آزاد

1956 کے ذریعے کی گئی تھی۔

ایم۔ پی۔ وی۔ سندھ رائیٹنگ کمپنی بنام ریاست آندھرا پردیش، 1958 ایس۔ سی۔ آر۔ 1422،
پراختیار کیا۔

فروخت برآمد کے دوران نہیں کی گئی تھی اور آرٹیکل 286(1) (بی) کے ذریعے لگائی گئی
پابندی کے تحت نہیں آتی تھی۔ آرٹیکل 286(1) (b) کا اطلاق کرنے کے لیے یہ کافی نہیں تھا کہ
سامان محض ہندوستان کے علاقے سے باہر منتقل کیا جائے، لیکن یہ مزید ضروری تھا کہ سامان کو
ہندوستان سے باہر کسی منزل تک پہنچانے کا ارادہ کیا جائے۔ آرٹیکل 286 میں 'ایکسپورٹ' کے
تصور نے دو ٹرمینلز کے وجود کو فروغ دیا جس کے درمیان سامان کی نقل و حمل کا ارادہ کیا گیا تھا۔

برما شیل آئل اسٹوریج اینڈ ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ

بنام

کمرشل ٹیکس آفیسر

1957 کا (a) (c) 751 اور 1958 کا (a) (c) 10 (غیر رپورٹ شدہ) آیا۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1958 کی سول اپیل نمبر 287:

1955 کی اصل پٹیشن نمبر 191 میں سابق ٹراوانکور۔ کوچن کے 10 ستمبر 1956 کے فیصلے اور حکم
سے اپیل۔

سردار بہادر، اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے کے پی ابراہم، پی جارج اور ایم آر کرشنا پٹی۔

31 اکتوبر 1960 فیصلہ عدالت دیا:

آئنگر جے جے۔ یہ فیصلے کی اپیل ہے

ہائی کورٹ آف ٹراوانکور۔ کوچین ایک سند پر

آرٹیکل کے تحت اس کی طرف سے دی گئی فٹنس کی فہرست۔ 133(1) آئین اور ذمہ داری پر غور

کرنے کے لیے اٹھاتا ہم مدعا علیہ کا۔ دی کوچین کول کمپنی لمیٹڈ۔

فروخت پر۔ ریاستہائے متحدہ ٹراوانکور اور کوچین جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1125 (1950) کے

کمپنی، جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہوتا ہے، کونلے کے ڈیلر ہیں۔ وہ شے، جس کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے اس اپیل میں تنازعہ کے طور پر جانا جاتا ہے
'بنکر کونلے'۔ کمپنی کے اپنے دفاتر ہیں

فورٹ کوچین نامی جگہ جو پہلے اس ریاست مدراس کے اندر تھی۔ وہ مال درآمد کرتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ کینڈل نامی جگہ پر ڈھیر کیے ہوئے "بنکر کونلے" کا جزیرہ جو ان کارروائیوں سے متعلق تاریخ پر ریاست مدراس کے اندر بھی تھا۔ کا حصہ مدعا علیہ کی سرگرمیاں۔ کمپنی میں شامل ہیں
کینڈل میں ان کے ڈپو سے "بنکر کونلے" کی فراہمی بندرگاہ پر آنے یا کال کرنے والے اسٹیمرز کے لیے جزیرہ کے لیے کوچین (ریاست ٹراوانکور۔ کوچین میں) مذکورہ بندرگاہ سے اسٹیمرز کا بیرونی سفر۔
معمول کا طریقہ کار جس کے ذریعے "بنکر کونلے" تھا اس طرح مدعا علیہ کی طرف سے فراہم کی گئی۔ کمپنی مختصر طور پر تھی:

یہ: اسٹیمرز کی آمد سے پہلے، اسٹیمر ایجنٹ مدعا علیہ کے ساتھ معاہدے کریں گے
کیرالہ کا بنکر ریاست اور کمپنی کے دیگر کونلے کو اسٹیمر میں تراشنے کے لیے۔ جیسے ہی ایک اسٹیمر کوچین پہنچا۔ بندرگاہ، اسٹیمر۔ ایجنٹ مدعا علیہ کو مطلع کریں گے۔ کوچین کول کمپنی اور ان ایجنٹوں کو ضروریات حاصل کرنے کے بعد۔ کمپنی لمیٹڈ۔

اسٹیمر میں کونلے کی لوڈنگ کے لیے کسٹم اور پورٹ اتھارٹی کے ساری کاغذات ہوں گے۔ ان کاغذات کو مدعا علیہ۔ کمپنی کے دفتر لے جائیں۔ فورٹ کوچین میں مؤخر الذکر کو معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دینے کے قابل بنانے کے لیے۔ مدعا علیہ۔ کمپنی اس کے بعد آرڈر کردہ سامان کو اسٹیمر کو بھیجے گی۔ ان کے ٹرانسپورٹ ٹھیکیدار کے ذریعے۔ ڈیلیوری آرڈر۔ ٹرانسپورٹ ٹھیکیدار کو جاری کیا جائے گا جس کی طاقت پر کینڈل آئی لینڈ میں ان کے اسٹاک سے سامان چھوڑا جائے گا۔ اس کے بعد کونلے کو ٹراوانکور۔ کوچین ریاست کے پانیوں میں بندرگاہ میں کھڑے اسٹیمر تک لے جایا جائے گا۔ اسٹیمر کے چیف انجینئر کونلے کا معائنہ کرے گا اور جب معیار کے حوالے سے اسے اطمینان ہوگا تو کونلے کو جہازوں کے بنکروں میں تراشنے کے لیے رکھا جائے گا۔ اس کے بعد کونلے کی قیمت اسٹیمر ایجنٹ پر تیار کردہ بلوں پر مدعا علیہ۔ کمپنی کو ادا کی جائے گی۔ مذکورہ بالا مدعا علیہ۔ کمپنی، سیلز۔ ٹیکس کی طرف سے کئے گئے لین دین کی نوعیت ہونے کی وجہ سے ٹرے کے ذریعے بنکر کونلے کی فروخت پر

نہیں لگایا جاسکتا، کیونکہ فروخت یا تو "برآمد کے دوران" تھی، یا "بین ریاستی تجارت کے دوران" تھی اور اس لیے ٹیکس سے مستثنیٰ تھی۔

ذیلی cl کے تحت ریاست۔ (1)(b) یا (2) کا آرٹیکل۔ 286 تشخیص افسر کی طرف سے اس وجہ سے مسترد کر دیا گیا تھا کہ فروخت زیر بحث دفعہ کی وضاحت کے تحت آتا ہے۔ 286(1)(a) اور اس لیے ریاست ٹراونیکور۔ کوچین کے "اندر" تھے، کیونکہ فروخت کے مطابق ترسیل ریاست اور سامان کے اندر ہوئی تھی۔ اندر کے استعمال کے مقصد کے لیے فراہم کیے گئے تھے

ریاست اور اس کے باوجود کہ فروخت میں ایک بین ریاستی عنصر شامل تھا، ریاست کی طرف سے موم ہتی جزیرے سے منتقل ہونے کی وجہ سے، کیرالہ اور دیگر نے پہنچانے ریاست کے ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کو متاثر نہیں کیا۔ کمپنی نے اس نقطے پر زور دیا ریاست مدراس میں ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا تھا کیونکہ وہاں یہ ہو بہو ہی فروخت ہو رہا تھا، اسے بھی غیر متعلقہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔ جو ابد ہندہ کمپنی نے اسکے بعد ایک اپیل: اپیلیٹ اسسٹ کمشنر کے پاس کی جس نے کمپنی کو اس وجہ سے اجازت کہ فروختگی برآمد کی صورت میں ہوا ہے۔ "آرٹیکل 286(1)(b) کے تحت برآمد کے دوران، اور یہ کہ اگرچہ وہ ایسے نہیں تھے لیکن "اندر" تھے۔

آرٹیکل کی وضاحت کے تحت آنے والی فروخت۔ 286(1)(a) آئین کا، اب بھی ریاست کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن۔

جس میں اس طرح کی فروخت کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا، جو گدھوں کے فائدے کے لیے چلائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سیلز ٹیکس کے ڈپٹی کمشنر جو کہ نظر ثانی شدہ اتھارٹی تھے، نے معاملے کو از خود اٹھایا، ٹیکس دہندہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ اپیلیٹ آرڈر کو کیوں الگ نہیں کیا جانا چاہیے اور پورے کاروبار کا اندازہ کیوں کیا جانا چاہیے۔ سیلز ٹیکس کیونکہ فروخت صرف ریاست کے اندر ہوئی تھی۔ ٹیکس دہندہ کمپنی کو سننے کے بعد اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کا حکم منسوخ کر دیا گیا اور سیلز ٹیکس افسر کا حکم بحال کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ کمپنی نے آرٹیکل کے تحت ٹراوانیکور۔ کوچین کی ہائی کورٹ کا رخ کیا۔

226 اور آئین کی دفعہ 227 کے تحت نظر ثانی کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا اور ہائی کورٹ کے معزز ججوں نے اسی کے مطابق حکم دیا۔ تاہم، انہوں نے آئین کے آرٹیکل 133(1) کے تحت ایک سرٹی

بنیاد پر مدعا علیہ۔ کمپنی کے حق میں اپنا فیصلہ دیا۔ ان کا استدلال مختصر طور پر اس طرح تھا:

بنگال امونٹی کیس (1) کے بعد، فاضل ججوں نے فیصلہ دیا کہ، پابندی کے ذریعے عائد کیا گیا۔ 1 (a) اور آرٹیکل 286 کے (2) میں آزاد تھے اور یہ کہ مدعا علیہ ریاست کی طرف سے کونسلے کی فروخت جو بین ریاستی تجارت کیرالہ اور دیگر کے دوران تھی، آئین کے آرٹیکل 286 (2) میں موجود پابندی کے تحت آتی تھی اس کے باوجود کہ فروخت ذیلی cl (1) کو دی گئی وضاحت کی شرائط کو پورا۔ سرکاری فاضل وکیل نے تاہم یہ تاہم، یہ کہا کہ اگر رعایت آرٹیکل 286 (2) سے حاصل کی گئی ہے۔ وہی ٹیکس دہندہ کی مدد نہیں کرے گا، کیونکہ ٹیکس کی توثیق سیلز ٹیکس لاء ویلڈیشن ایکٹ، 1956 کے ذریعے محفوظ کی گئی تھی۔ فاضل ججوں نے کس طرح یہ موقف اختیار کیا کہ توثیق ایکٹ ریاست کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ان کی تعمیر پر دفعہ 26، 1125 مطابقت دفعہ 22 مدراس سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کا بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران فروخت پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ توثیق ایکٹ صرف پہلے سے لگائے گئے ٹیکسوں کی توثیق کرنے کے بعد ریاست کو ایسا ٹیکس عائد کرنے کے قابل نہیں بنا سکتا تھا جو ریاست کے سیلز ٹیکس ایکٹ کے ذریعے عائد نہیں کیا گیا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ معاملے میں فروخت کا لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران تھا اور اس کا احاطہ آرٹیکل 286 (2) کے ذریعے عائد ٹیکس پر پابندی کے تحت کیا جائے گا۔ لیکن کی تعمیر کے حوالے سے ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کا نظریہ۔ 26 ٹراوانکور۔ کوچن جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کو اب ایم۔ پی۔ وی۔ سندر رامیر اینڈ کمپنی، بمقابلہ ٹراوانکور میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر غلط قرار دیا جانا چاہیے۔ ریاست آندھرا پردیش (1) لہذا اگر ٹیکس دہندہ کمپنی ریلیف کا دعویٰ کرنے کے لیے صرف آرٹیکل 286 (2) پر انحصار کر سکتی ہے، تو اسے ان کے لیے دستیاب نہیں سمجھا جانا چاہیے کیونکہ سیلز ٹیکس ویلڈیشن ایکٹ، 1956، لگام کی توثیق کرتا۔

تاہم، ہم سے پہلے، جو اب دہندہ کمپنی کے وکیل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو اس کے حق میں برقرار رکھنے کے لیے دو بنیادوں پر زور دیا۔ پہلا یہ تھا کہ چونکہ بھاپ کے جہازوں میں تراشے گئے کونسلے کو ہندوستان کے علاقے سے باہر لے جانا تھا، اس لیے فروخت آئین کے آرٹیکل 286 (1) (b) کے تحت "برآمد کے دوران" تھی اور اس لیے اسے ریاست کی طرف سے سیلز ٹیکس کے محصولات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ تاہم اس تنازعہ کو فیصلے (1) 1958 ایس سی آر 1422 کے

جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ اس تناظر میں اور کیرالہ اور دیگر ترتیب میں جس میں "ہندوستان کے کوچین کونسل کے علاقے سے برآمد" کا اظہار کانسٹی کمپنی لمیٹڈ کے حصہ XIII میں ہوتا ہے، یہ کافی نہیں تھا کہ سامان کو محض ہندوستان کے علاقے سے باہر منتقل کیا گیا تھا بلکہ یہ کہ مزید ضروری تھا کہ سامان کو ہندوستان سے باہر کسی منزل پر منتقل کیا جائے، تاکہ وہ "ہندوستان سے باہر کسی دوسرے علاقے میں درآمد" کے راستے میں ہوں اور اسی کے مطابق ہوائی جہاز کو فروخت کی جانے والی ہوائی تیل کو ملک سے باہر برآمد نہ کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایسی کوئی منزل نہیں تھی جس پر یہ کہا جاسکے کہ تیل کو پیش کیا گیا تھا اور یہ کہ فروخت کے بعد ملک سے باہر سامان کی محض نقل و حرکت آئین کے آرٹیکل 286(1)(b) کے تحت فروخت کو "برآمد کے دوران" نہیں بنائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، آرٹیکل 286 میں برآمدی کا تصور بالکل اسی طرح پیش کیا گیا ہے جیسے لفظ درآمد، دوٹر مینلز کا وجود ان کے طور پر جن کے درمیان سامان منتقل کرنا ہے یا جن کے درمیان ان کی نقل و حمل کرنا ہے، اور سامان کی محض ملک سے باہر نقل و حرکت نہیں ہے جس کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ انہیں کسی خاص شکل میں اتارا جائے۔

فاضل وکیل کی طرف سے زور دیا گیا دوسرا نقطہ یہ تھا کہ، کسی بھی صورت میں، فروخت فاضل وکیل کی طرف سے زور دیا گیا دوسرا نقطہ یہ تھا کہ، کسی بھی صورت میں، فروخت آرٹیکل 286(1)(b) کی وضاحت کے تحت آتی ہے کیونکہ کونسل کی فراہمی ریاست ٹراوانکور-کوچن میں اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لیے کی گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو سامان اصل میں ریاست مدراس کے کینڈل جزیرے میں واقع تھا، اسے ٹراوانکور-کوچن کے علاقے میں فروخت کے معاہدے کی وجہ سے اس ریاست سے باہر منتقل کیا گیا تھا۔ اس لیے اس میں ایک بین ریاستی عنصر تھا جس نے وضاحت لاگو کو پیش کیا۔ اس فروخت کے براہ راست نتیجے کے طور پر ریاست ٹراوانکور-کوچن میں ترسیل تسلیم شدہ طور پر نافذ کی گئی تھی اور اسے کوچین کے پٹیوں میں بھاپ کے جہازوں میں تراشا گیا تھا۔ اگر ترسیل کا مقصد برآمد نہیں جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اس پر عمل کرنا ضروری ہے کہ اس معاملے کے حالات میں یہ ریاست میں کھپت کے مقصد کے لیے تھا کیونکہ پہنچانا حتمی صارف کے لیے تھی جسے سامان کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا تھا نہ کہ کوچین کونسل کی دوبارہ برآمد کے مقصد کے لیے یا سامان میں تجارتی نوعیت کے دیگر لین دین کے لیے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ حتمی خریدار-بھاپ جہاز کمپنی، اگر چاہے تو، ریاست کے اندر کھپت کے ذریعے

ہے۔ اس طرح خوردنی اشیا کو عام طور پر لفظی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ دیگر اشیا جیسے کپڑے یا فرنیچر وغیرہ کو استعمال کر کے استعمال کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس طرح کے استعمال سے تباہ نہیں ہوتے ہیں۔ اگر خوردنی اشیا کسی ریاست کے اندر کسی حتمی صارف کو فروخت اور پہنچانے کی جاتی ہیں، تو اسے ریاست کے اندر استعمال کے مقصد کے لیے ڈیلیور کیا جاتا ہے، اس لیے کہ خریدار اپنی پوری خریداری ریاست کے اندر استعمال کرنے کا انتخاب نہ کرے بلکہ اس کا حصہ ریاست سے باہر لے کر وہاں استعمال کرے۔ اگر، مثال کے طور پر، کوئی گاڑی اصل صارف کو فروخت کی جاتی ہے اور فروخت برآمد کے دوران نہیں ہوتی ہے یا اس میں خالص چیز کے ذریعے دوبارہ فروخت وغیرہ کے ذریعے مزید تجارتی لین دین کے مقصد سے نہیں ہوتی ہے، تو صارف کو ڈیلیوری ریاست کے اندر اس کے استعمال کے مقصد کے لیے ہوتی ہے۔ یہ حقیقت کہ ایسا خریدار اپنی جائیداد سے لطف اندوز ہونے کے لیے۔ استعمال یا استعمال کے ذریعے۔ گاڑی کو دوسری ریاستوں میں لے جا سکتا ہے، آرٹیکل 286 (1) (a) کی وضاحت کے تحت آنے والی اصل ڈیلیوری سے ہٹا نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں، کونسل جہاز میں اس کے ذریعے استعمال ہونے کے لیے پہنچایا گیا تھا، یہ جہاز کے مالک کے لیے مرضی تھی کہ وہ کونسل کا استعمال کرے جب کہ جہاز ٹراوانکور۔ کوجن کے ساحل میں تھا، یا اگر اس نے اسے ان حدود سے باہر لے جانے کا انتخاب کیا۔ اگر خریدار معاہدے یا قانون کے ذریعے پابند تھا کہ وہ ڈیلیوری کی ریاست کے اندر فروخت ہونے والے سامان کو استعمال یا استعمال نہ کرے، یعنی، جہاں اس کے پاس کیرالہ اور دیگر کو وہاں جمع کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہاتھ کی صورت میں، فراہم کردہ کونسلے کا کچھ حصہ یقینی طور پر کمپنی لمیٹڈ کو جہاز کے ذریعے بندرگاہ میں اس کے قیام کی مدت کے دوران لوڈنگ کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا اور اگر اس طرح کے قیام کو طویل کیا جاتا۔ غیر متوقع وجوہات کی بنا پر شاید پورا کونسلے بھی ختم ہو گیا ہوتا اور یقیناً اسے اس وقت تک استعمال کرنا پڑتا جب تک کہ جہاز بندرگاہ کی حدود اور ریاستی علاقے کی حدود سے باہر نہ نکل جائے۔ اس لیے اہم حقیقت یہ تھی کہ کونسلے اصل ٹھیکیدار کو پہنچایا گیا تھا جو اسے اپنی سہولت اور ضرورت کے مطابق جہاں چاہے اسے استعمال کرنے کے لیے آزاد تھا۔

اس لیے ان حالات میں جو اب دہندہ کے وکیل کا یہ بیان درست تھا کہ ٹیکس دہندہ کمپنی کے ذریعے "بکر کونسلے" کی فروخت آرٹیکل 286 (1) (a) کی وضاحت کے تحت آتی ہے۔ اگر اس

اور یہ کہ حکومت نے 5 فروری 1954 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، اور سرکاری گزٹ میں شائع کیا تھا، موجودہ معاملے میں جو ابد ہندہ کمپنی کی طرف سے سیلز ٹیکس کے محصولات سے مستثنیٰ ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کا حوالہ بلاشبہ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے نہیں دیا تھا بلکہ یہ ان بنیادوں میں سے ایک تھی جس پر سیلز ٹیکس اہیلیٹ اتھارٹی نے سیلز ٹیکس آفیسر کی طرف سے ٹیکس کے نفاذ کو کالعدم قرار دیا تھا اور آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں دائر درخواست میں اس نکتے پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا، اور اس لیے جو ابد ہندہ کو نوٹیفکیشن کے فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا اگر اس نے درخواست کی ہو۔

ٹرانکورٹ کو چین، دفعہ 6 کے تحت حکومت کے گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، اس ایکٹ کے تحت قابل ادا بیگی کسی بھی ٹیکس کے سلسلے میں چھوٹ دے سکتی ہے۔ (i) پر سامان کے کسی بھی مخصوص طبقے کی فروخت پر۔ تمام مقامات پر کسی بھی مخصوص مقام یا مقامات پر یکے بعد دیگرے ڈیلروں کے ذریعے فروخت۔ (ii) کسی مخصوص طبقے کے افراد کے پورے یا ان کے کاروبار کے کسی بھی حصے کے حوالے سے۔ آئیٹنگر ہے۔ باقی حصے کا تعین کرنا ضروری نہیں ہے۔ 16 فروری 1954 کے ٹراوانکور۔ کوچن گزٹ میں 5 فروری 1954 کا درج ذیل نوٹیفکیشن شائع ہوا:

"سپریم کورٹ کی طرف سے ریاست بمبئی بنام یونائیٹڈ موٹرز انڈیا لمیٹڈ میں اپنے فیصلے میں آئین کے آرٹیکل 286(1) کو دی گئی تشریح کے مطابق بین ریاستی لین دین کے کچھ زمرے ریاستی حکومت کے ٹیکس لگانے کے اختیارات میں آتے ہیں۔ اگرچہ یہ فیصلہ حکومت ٹراوانکور۔ کوچن کو یکم اپریل 1951 سے ریاست ٹراوانکور کو چین میں ترسیل اور استعمال کے لیے سامان فروخت کرنے والے غیر مقیم ڈیلروں کے کچھ زمروں پر سیلز ٹیکس عائد کرنے کے قابل بناتا ہے، لیکن حکومت نے، مناسب غور و فکر کے بعد، اس طرح کے لین دین پر سیلز ٹیکس صرف یکم اپریل 1953 سے عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس تاریخ پر سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا تھا اور اس تاریخ سے پہلے کے محصولات کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

اس کے بعد عبوری انتظامات باپت پیش کرنے واپسی ٹیکس دینے کیلئے اور جس طریقے سے ٹیکس دینے کے انتظامات کئے گئے۔ اگرچہ اپریل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ نوٹیفکیشن چھوٹ دینے کا قانونی اثر نہیں رکھ سکتا، لیکن ہماری واضح رائے ہے کہ یہ ریاستی حکومت کو

اس ریاست میں کھپت، کمپنی کو کاروبار پر ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حکومت نے کوکیم اپریل 1953 سے پہلے ہونے والی فروخت پر ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ جب یہ اپیل آرڈر تھا جسے ڈپٹی کمشنر نے از خود کے ذریعے نظر ثانی میں الگ کر دیا تھا، تو حکم میں نوٹیفیکیشن کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے اور یہ نہیں کہا گیا تھا کہ اس کا کوئی آئینی اثر نہیں تھا۔ آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں اپنی عرضی میں جو ابد ہندہ کمپنی نے یکم اپریل 1951 سے یکم اپریل 1953 کی مدت کے لیے تشخیص سے متعلق 5 فروری 1954 کے نوٹیفیکیشن کے ذریعے دی گئی اور 16 فروری 1954 کے گزٹ میں شائع کی گئی چھوٹ کے فائدے کا دعویٰ کیا اور مزید کہا کہ زیر بحث تشخیص گزٹ نوٹیفیکیشن میں موجود چھوٹ کے اندر آتی ہے۔ اس کے جواب میں سلیز ٹیکس افسر کی طرف سے جوابی حلف نامہ دائر کیا گیا جس میں کہا گیا: "درخواست گزار کے حلف نامے میں مذکور نوٹیفیکیشن کا اس معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ زیر بحث فروخت ان کے دائرے میں نہیں آئی تھی۔" دوسرے لفظوں میں، اعتراض یہ نہیں تھا کہ نوٹیفیکیشن زیر اقتدار اختیارات کا قانونی استعمال نہیں تھا۔ 6(1) اور اس کے زیر احاطہ مقدمات کو چھوٹ دینے کے لیے موثر، لیکن یہ کہ مدعا علیہ کمپنی کے لین دین نوٹیفیکیشن کے تحت نہیں آتے تھے۔ ہم نے نوٹیفیکیشن سے جس اقتباس کا حوالہ دیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خاص طور پر بین ریاستی لین دین میں مصروف غیر رہائشی ڈیلرز کے مقدمات کو راحت فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جنہیں آرٹیکل 286(1)(a) کی وضاحت کے اطلاق کی وجہ سے ریاست کے اندر لین دین قرار دیا گیا تھا۔ یونائیٹڈ موٹرز کیس میں اس عدالت کے فیصلے کے ذریعے اس طرح کی فروخت۔ چونکہ جو ابد ہندہ کمپنی کے زیر بحث لین دین واضح طور پر نوٹیفیکیشن کے تحت آتے ہیں۔ ان کی نوعیت کے ساتھ ساتھ متعلقہ تشخیص کے سالوں کی وجہ سے، مدعا علیہ کمپنی نوٹیفیکیشن کے ذریعے دی گئی ٹیکس چھوٹ کے فائدے کا حقدار ہوگی۔ نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔